Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

ER. M. SALAM S6
FLAT No.-704
BLOCK No.-43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

شمارہ 35

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
احمد ...
25 پیسے

قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

5 رجب 1423 ہجری 2 تبوک 1382 ہش 2 ستمبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 اگست 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے فرنکفرٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو ساتویں شرطِ بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے شرطِ بیعت کی تفصیل بیان فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ اُن میں تقویٰ ہے یا نہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی اہمیت، برکات اور تقویٰ کے حصول کے ذرائع کا اثر انگیز تذکرہ

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۷ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 25 جولائی 2003 کو جو افتتاحی خطاب فرمایا وہ الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت میں اپنی جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ 1897ء کی جو پہلی تقریر تھی اس میں سے اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن اس سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد ہے کہ کس طرح ہمیں باتیں یاد رکھنی چاہئیں وہ پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

"سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے، پورے غور و فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو، کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا"۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

اس وقت جو میں اقتباسات تقریر کے پیش کروں گا یہ تقویٰ کے بارے میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تقویٰ کے بارہ میں ایسی نصائح فرمائی ہیں اور مختلف زاویوں سے تقویٰ کے حصول کے ذرائع بتائے ہیں جس پر اگر عمل کر لیا جائے تو ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس سے تعلق دل میں پیدا نہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کیلئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے، کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون ۔ (النحل ۱۲۹) اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کیلئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کیلئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں"۔ یعنی چھوٹے گناہ اگر ان کی پرواہ نہ کی جائے تو بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ "صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کیلئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے، لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے"۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

112 واں جلسہ سالانہ قادیان 2003

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 112 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2003ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 15 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سفر لندن کی ایمان افروز رُوئداد

(۱)

اگر چہ گزشتہ سال بھی سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بطور نمائندہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی اجازت عطا فرمائی تھی لیکن بد قسمتی سے خاکسار کو اس وقت ویزا نہیں مل سکا تھا۔

الحمد للہ کہ امسال سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت پھر سے منظوری مرحمت فرمادی اگر چہ اس بار بھی ویزا ملنے میں کچھ مشکل پیش آئی لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی گئی چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل ویزا مل گیا اور ہمیں خلافت خامسہ کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو گئی۔

ہم لوگ چار افراد یعنی محترم بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش۔ محترم مظفر احمد ظفر صاحب سابق نگران دعوت الی اللہ راجستھان۔ محترم حبیب الرحمٰن خان صاحب انچارج مبلغ بھوٹان اور خاکسار تھے۔ جو 24 جولائی کی صبح دہلی سے نکل کر اسی روز شام چھ بجے لندن پہنچ گئے۔ ہم سے چند روز قبل محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور مکرم اطہر الحق صاحب ایڈیشنل ناظر تعمیرات لندن پہنچ چکے تھے جبکہ مکرم عارف قریشی صاحب امیر جماعت حیدر آباد ہمارے بعد 25 جولائی کے روز پہنچے الحمد للہ۔

25-26-27 تین روز تو جلسہ میں نہایت مصروفیت سے گزرے حضور انور کے دلنشین خطابات دلوں کو گرماتے رہے علماء سلسلہ کی تقاریر اور غیر مسلم معززین کے تاثرات نہایت اہم تھے جن سے ایمان کو تازگی نصیب ہوئی قابل ذکر یہ ہے کہ جلسہ گاہ کا منظر نہایت ایمان افروز تھا خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے وقت تمام جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا بلکہ احباب جلسہ کے باہر کھڑے ہو کر ہمہ تن گوش بنے رہتے تھے۔ اس مرتبہ یہ ہدایت تھی کہ کوئی از خود نعرہ نہیں لگائے گا بلکہ جماعتی انتظام کے تحت نعرے لگائے جائیں گے چنانچہ دوران جلسہ انفرادی طور پر نعرے نہیں لگائے گئے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ گاہ میں تشریف لاتے ہی احباب خاموشی کے ساتھ بصد احترام کھڑے ہو جاتے اور یوں معلوم ہوتا کہ گویا جلسہ گاہ میں کوئی ہے ہی نہیں حضور انور کے ہاتھ کے اشارے سے تیس ہزار افراد کی جمعیت نہایت خاموشی سے بیٹھ جاتی یہ دیکھ کر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان صداقت یاد آتی کہ کیسی پیاری جماعت آپ نے قائم فرمائی جو آپ کے خلیفہ کے ساتھ دل و جان سے محبت و عقیدت رکھتی ہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا حضور کے دیدار کا منتظر رہتا اور چلتے پھرتے دوران جلسہ بس یہی چاہتا کہ کسی طرح اُسے امام وقت کے دیدار نصیب ہو جائیں۔ ایک بات خاص طور پر قابل بیان ہے جو خلافت احمدیہ کی صداقت کی چمکتی ہوئی دلیل ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر امامت نمازیں پڑھتے وقت عام حالات کی نسبت اللہ کی طرف زیادہ دھیان رہتا ہے دنیوی خیالات یکسر مفقود ہو کر یادِ الٰہی میں انسان مگن ہو جاتا ہے اور عجیب قسم کی رقّت طاری ہو جاتی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک کہ ہم احمدی کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ہمیں ایسے امام کی معیت نصیب ہے جو خود بھی خدا کی گود میں ہے اور جو اس کے قریب ہوتے ہیں وہ بھی خود کو اللہ کے سائے کے نیچے محسوس کرتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ ”انی معک یا مسرور“ یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔

جلسے کا دوسرا روز عالمی بیعت کا دن تھا اور ہمارے لئے یہ عظیم الشان خوش قسمتی کا دن تھا کہ زندگی میں پہلی بار امام وقت کی موجودگی میں اس کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔ سب حاضرین کو A. B. C. لائینوں میں بٹھا دیا گیا تھا۔ سامنے ایک مربع شکل کا نشان تھا جس میں ان دوستوں کو بٹھایا گیا تھا جو پہلی بار جماعت میں شامل ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کو حضور کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار کا لائین میں دوسرا نمبر تھا جبکہ خاکسار کے آگے محترم بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش تھے۔

بیعت کے وقت کا نظارہ بڑا عجیب اور ایمان افزا تھا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا کہ امسال بفضلہٖ تعالیٰ ۸ لاکھ ۹۲ ہزار ۴۰۳ افراد بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے ہیں تمام احباب جو بیعت کے وقت موجود تھے ان پر عجیب قسم کی رقت آمیز کیفیت طاری تھی انہیں روتے ہوئے، استغفار کرتے ہوئے اور زیر لب دُعائیں کرتے ہوئے دیکھا گیا اور وہ سب اپنی قسمت پر نازاں تھے کہ انہیں امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور ان کے ساتھ الفاظ بیعت دہرانے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ انگریزی میں الفاظ بیعت دہراتے تھے اور آپ کے پیچھے مختلف حضرات مختلف زبانوں میں اکھٹے الفاظ بیعت کے تراجم دہراتے تھے۔ وہ ماحول عجیب قسم کا وجد آفریں ماحول بن گیا تھا۔ بیعت کے بعد سجدہ شکر ہوا اور سب احباب حضور پر نور کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔ یہی نہیں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے دنیا کے 175 ممالک کے کروڑوں احمدی بھی اس لمحہ سجدہ شکر میں گر گئے۔ ان میں سے کئی تو دن کے حصہ میں ہوں گے اور کئی رات کے کسی حصہ میں کئی نماز فجر کے وقت تو کسی کے ملک میں نماز تہجد کا وقت ہو گا۔ 24 گھنٹے کے اوقات میں کسی بھی وقت دنیا بھر کے احمدی ایک ہی ساتھ ایک ہی امام کی متابعت میں سجدہ میں گر گئے سبحان اللہ کیا شان ہے مسیح موعود کی اور اس کے خلفاء کی اور اس پیاری جماعت کی کہ اس طرح برسوں پہلے کی یہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ امام مہدی کے زمانہ میں بیعت کے وقت آسمان سے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفة الله المهدی فاسمعوا له و اطیعوا یہ بیعت اس لحاظ سے بھی اہم تھی کہ حضور انور نے اسی جلسہ میں اپنے خطاب میں شرائط بیعت پڑھ کر سنائے اور انکی نہایت ایمان افروز تشریح قرآن و حدیث اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں فرمائی۔ اور یہ سلسلہ اب جرمنی کے جلسہ سالانہ میں بھی جاری ہے۔

الحمد للہ کہ جلسہ کے دوران تینوں روز سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار مبارک پر حاضری دینے اور دعائیں کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ رحمھما اللہ تعالیٰ کے مزار اسلام آباد میں ہی ہیں جب جلسہ گاہ سے لنگر خانہ کی طرف جائیں تو یہ مزار بائیں طرف آتے ہیں ہر دو مزار نہایت سادگی کے ساتھ کچے بنے ہوئے ہیں اور ارد گرد سبز رنگ کی قالین بچھی ہوئی ہے اور مزاروں کے چاروں طرف لوہے کا جنگلہ لگا ہے جس کے اندر اطراف میں گملے رکھے گئے ہیں جن میں نہایت خوبصورت پھول کھلے ہیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار دُعا کرنے والے کے دائیں طرف اور حضرت بیگم صاحبہ کا مزار بائیں طرف ہے۔ گیٹ کے باہر اور اندر خدام پہرہ پر مامور ہیں جو باری باری نظم وضبط کے ساتھ احباب کو دُعا کیلئے بھجواتے ہیں اور احباب ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جاتے ہیں۔ ہم جب بھی دعا کیلئے گئے بچوں بڑوں بوڑھوں اور عورتوں سب کو روتے ہوئے اور آنسوں بہاتے ہوئے پایا۔ کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو وہاں خود پر ضبط رکھ سکتا ہو۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ہر احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی ملک کا کیوں نہ ہو یہ محسوس کرتا تھا گویا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ذاتی تعلق ہے۔ اور یہ کہ حضورؒ کے اس پر خاص احسان ہیں۔

جلسہ کے زیر انتظام بعض تقریبات بھی منعقد ہوئیں جس میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس شامل ہوئے۔ 27 جولائی کو حضور انور نے بعض خاص مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں بفضلہٖ تعالیٰ ہم قادیان کے نمائندگان کو بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مورخہ 5 راگست کو حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ میں شامل ہونے والے نمائندگان اور مبلغین کرام کو ظہرانہ دیا جس میں حضور انور نے بھی شمولیت فرمائی اور ہمیں بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کے موقع پر اور بعد میں جس دوست سے بھی ملاقات ہوئی اور انہیں معلوم ہوا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں تو انہوں نے قادیان کی محبت میں بہت پیار سے ملاقات کی اور قادیان کے حالات دریافت کئے۔ ہماری یہ بھی خوش قسمتی رہی کہ امسال بھارت سے جانے والے نمائندگان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ بھی شامل تھے جبکہ آپ کے ہمراہ محترمہ بیگم صاحب بھی شریک سفر تھیں۔ آپ سے وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ آپ جہاں جاتے آپ کی بزرگانہ شخصیت کا سب پر ایک گہرا اثر ہوتا جلسہ گاہ میں یا کسی بھی تقریب کے موقع پر احباب جوق جوق آپ کے ارد گرد اکٹھے ہو جاتے اور آپ سے معانقہ و مصافحہ کرتے اور فوٹو کھچوانے کی خواہش کا

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

سلام کو عام کرو

وعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُو السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو سلام کو عام کرو۔ (غریبوں کو) کھانا کھلاؤ۔ رات کو نماز پڑھا کرو جبکہ لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

خطبہ جمعہ

آئندہ زمانے میں جو ضرورت پیش آنی ہے مبلغین کی بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے اس لئے اس نہج پر تربیت کریں کہ بچوں کو پتہ ہو کہ اکثریت ان کی تبلیغ کے میدان میں جانے والی ہے

(واقفین نو بچوں کی تربیت کے متعلق متفرق ھدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷ر جون ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۷ر احسان ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ. ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ. اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ۔(سورۃ آل عمران ۳۴۔۳۵)

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اسلام کی طرف ایک غلط قسم کے جہاد کے تصور کو منسوب کرنے کا ذکر کیا تھا جس نے اسلام کی بہت ہی پیاری محبت سے بھری ہوئی حسین تعلیم کو بعض مفاد پرستوں کے ذاتی مفاد نے انتہائی خوفناک اور بھیانک شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور پھر ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی ان کی اصلاح کی کوشش کرے تو کہتے ہیں کہ یہ اسلام دشمن ہیں اور فلاں کے ایجنٹ ہیں اور فلاں کے ایجنٹ ہیں۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ اس عمل سے اسلام کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ ماؤں کی گودوں سے ان کے بچے چھین رہے ہیں، بہنوں سے ان کے بھائی جدا کر رہے ہیں اور باپوں سے ان کے بڑھاپے کے سہارے جدا کر کے ان کو دَر دَر کی ٹھوکریں کھلانے کا باعث بن رہے ہیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر کے بچوں اور کم عمر کے نوجوانوں کو پہلے یہ دینی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں، مدرسوں میں داخل کرتے ہیں۔ پھر اللہ کی رضا اور ہمیشہ کی جنتوں کا وارث ہونے کا لالچ دے کر مکمل طور پر برین واش (Brain Wash) کر کے اپنے مقاصد میں استعمال کیا جاتا ہے ان بچوں کو۔ اور جتنے اس قسم کے لیڈر ہیں کبھی نہیں دیکھیں گے کہ اپنے بچوں کو ایسے کاموں کے لئے بھیجیں۔ کچھ خوف خدا نہیں۔

لیکن اُس کے مقابل پر ایک اور قسم کا گروہ ہے جو اسلام کی حقیقی اور حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال　　دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

قتال اور تلوار کے جہاد کو حرام قرار دے کر کہتا ہے کہ اس سے بڑے جہاد کی طرف آؤ اور اسلام کے محاسن کو دنیا پر ظاہر کرو۔ قرآن کریم کے دلائل دنیا کے سامنے پیش کرو۔ دلائل سے دنیا کا منہ بند کرو۔ محبت سے اور دلائل سے دنیا کے دل جیتو۔ اور یہ صرف منہ کی باتیں نہیں ہیں بلکہ دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ اس وقت اسلام کی بقا اور ترقی اسی مسیح محمدیؐ کے ساتھ وابستہ ہے جس نے دلائل سے لوگوں کے دل جیت کر اپنے زیر نگیں کیا اور یہ اعلان کیا کہ ''سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے''۔

پس آج اس مسیح موعود کو ماننے والی ماؤں اور باپوں نے خلیفۂ وقت کی تحریک پر انبیاء اور ابرار کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مسیح موعود کی فوج میں داخل کرنے کے لئے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے پیش کیا اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ 'جیسے حضرت مریم کی والدہ نے یہ التجا کی خدا سے ﴿رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ. اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾۔ کہ اے میرے رب جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے مَیں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کیا چیز ہے۔ لڑکی ہے کہ لڑکا ہے۔ اچھا ہے یا برا ہے۔ مگر جو کچھ ہے مَیں تمہیں دے رہی ہوں۔ ﴿فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ﴾ مجھ سے قبول فرما۔ ﴿اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ تو بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ .... یہ دعا خدا تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اسے قرآن کریم میں آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر لیا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنی اولاد کے متعلق اور دوسرے انبیاء کی دعائیں اپنی اولاد کے متعلق، یہ ساری قرآن کریم میں محفوظ ہیں۔ بعض جگہ آپ کو ظاہر طور پر وقف کا مضمون نظر آئے گا اور بعض جگہ نہیں آئے گا جیسا کہ یہاں آیا ﴿مُحَرَّرًا﴾ اے خدا! مَیں تیری پناہ میں اس بچے کو وقف کرتی ہوں۔ لیکن بسا اوقات آپ کو یہ دعا نظر آئے گی کہ اے خدا! جو نعمت تُو نے مجھے دی ہے، وہ میری اولاد کو بھی دے اور ان میں بھی انعام جاری فرما۔ ...... پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو چلّہ کشی کی تھی وہ بھی اسی مضمون کے تحت آتی ہے۔ آپ چالیس دن یہ گریہ وزاری کرتے رہے دن رات کہ اے خدا! مجھے اولاد دے اور وہ دے جو تیری غلام ہو جائے، میری طرف سے ایک تحفہ ہو تیرے حضور، تو یہ ہے سنت انبیاء، سنت ابرار۔

اور اس زمانہ میں اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے یہ ہے احمدی ماؤں اور باپوں کا عمل، خوبصورت عمل، جو اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ جہاد میں حصہ لے رہے ہیں لیکن علمی اور قلمی جہاد میں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں داخل ہو کر۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی لوگ فتح یاب ہوں گے جن میں خلافت اور نظام قائم ہے اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا طریق کامیاب ہونے والا نہیں۔ جس طرح دکھاوے کی نمازوں میں ہلاکت ہے اسی طرح اس دکھاوے کے جہاد میں بھی سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن جن ماؤں اور جن باپوں نے قربانی سے سرشار ہو کر، اس جذبہ سے سرشار ہو کر، اپنے بچوں کو خدمت اسلام کے لئے پیش کیا ہے ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں کیونکہ کچھ عرصہ بھی اگر توجہ نہ دلائی جائے تو بعض دفعہ والدین اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں اس لئے گو کہ شعبہ وَقفِ نَو توجہ دلاتا رہتا ہے لیکن پھر بھی مَیں نے محسوس کیا کہ کچھ اس بارہ میں عرض کیا جائے۔ اس ضمن میں ایک اہم بات جو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کے الفاظ میں مَیں پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:

''اگر ہم ان واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ اور پھر ہر گز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتادِ طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہئے کہ مَیں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بدقسمتی سے اس بچے میں یہ یہ باتیں ہیں اگر ان کے باوجود جماعت اس کے لینے کے لئے تیار ہے تو مَیں حاضر ہوں ورنہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔

(خطبہ جمعہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء)

والدین نے تو اپنے بچوں کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ جماعت نے ان کی صحیح تربیت اور اٹھان کے لئے پروگرام بھی بنائے ہیں لیکن بچہ نظام جماعت کی تربیت میں تو ہفتہ میں چند گھنٹے ہی رہتا ہے۔ ان چند گھنٹوں میں اس کی تربیت کا حق ادا تو نہیں ہو سکتا اس لئے یہ بہر حال ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی تربیت پر توجہ دیں۔ اور اس کے ساتھ پیدائش سے پہلے جس خلوص اور دعا کے ساتھ بچے کو پیش کیا تھا اس دعا کا سلسلہ مستقلاً جاری رکھیں یہاں تک کہ بچہ ایک مفید وجود بن کر نظام جماعت میں سمویا جائے۔ بلکہ اس کے بعد بھی زندگی کی آخری سانس تک ان کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ بگڑتے پتہ نہیں لگتا اس لئے ہمیشہ انجام بخیر کی اور اس وقف کو آخر تک نبھانے کی طرف والدین کو بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

چند باتیں جو تربیت کے لئے ضروری ہیں اب مَیں آگے واقفین نو بچوں کی تربیت کے لئے جو والدین کو کرنا چاہئے اور یہ ضروری ہے پیش کرتا ہوں۔

اس میں سب سے اہم بات وفا کا معاملہ ہے جس کے بغیر کوئی قربانی، قربانی نہیں کہلا سکتی۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں چند باتیں کہوں گا۔ آپ نے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

”واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا، وہ الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔ اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا، یہ بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اس فیصلے کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ جتنی بلندی ہو، اتنی ہی بلندی سے گرنے کا خطرہ بھی بڑھ جایا کرتا ہے۔ اس لئے بہت احتیاط سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کا سبق دیں اور بار بار دیں۔ اپنے بچوں کو سطحی چالاکیوں سے بھی بچائیں۔ بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ (Gate) اور بھی آئے گا۔ جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے، اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے؟۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے، واپس نہیں مڑا کرتا“۔ (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۱۰/فروری ۱۹۸۹ء)

اس کے علاوہ ایک اور اہم بات اور یہ بھی میرے نزدیک انتہائی اہم باتوں میں سے ایک ہے بلکہ سب سے اہم بات ہے کہ بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں۔ اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔ اگر خود وہ نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے۔ نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ: ”بچپن سے تربیت کی ضرورت پڑتی ہے، اچانک بچوں میں یہ عادت نہیں پڑا کرتی۔ اس کا طریقہ آنحضرت ﷺ نے یہ سمجھایا ہے کہ سات سال کی عمر سے اس کو ساتھ نماز پڑھانا شروع کریں اور پیار سے ایسا کریں۔ کوئی سختی کرنے کی ضرورت نہیں، کوئی مارنے کی ضرورت نہیں، محبت اور پیار سے اس کو پڑھاؤ، اس کو عادت پڑ جاتی ہے۔ دراصل جو ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں ان کے سات سال سے چھوٹی عمر کے بچے بھی نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ ہم نے تو گھروں میں دیکھا ہے اپنے نواسوں وغیرہ کو بالکل چھوٹی عمر کے ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو سال کی عمر کے ساتھ آ کے تو نیت کر لیتے ہیں اور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ان کو اچھا لگتا ہے دیکھنے میں، خدا کے حضور اٹھنا، بیٹھنا، جھکنا ان کو پیارا لگتا ہے اور وہ ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ نماز نہیں، محض ایک نقل ہے جو اچھی نقل ہے۔ لیکن جب سات سال کی عمر تک بچہ پہنچ جائے تو پھر اس کو باقاعدہ نماز کی تربیت دو۔ اس کو بتاؤ کہ وضو کرنا ہے، اس طرح کھڑے ہونا ہے، قیام وقعود، سجدہ وغیرہ سب اس کو سمجھاؤ۔ اس کے بعد وہ بچہ اگر دس سال کی عمر تک، پیار و محبت سے سیکھتا رہے، پھر دس اور بارہ کے درمیان اس پر کچھ سختی بے شک کرو۔ کیونکہ وہ کھلنڈری عمر ایسی ہے کہ اس میں کچھ معمولی سزا، کچھ سخت الفاظ کہنا یہ ضروری ہوا کرتا ہے بچوں کی تربیت کے لئے۔ تو جب وہ بلوغ کو پہنچ جائے، بارہ سال کی عمر کو پہنچ جائے پھر اس پر کوئی سختی کی اجازت نہیں۔ پھر اس کا معاملہ اور اللہ کا معاملہ ہے اور جیسا چاہے وہ اس کے ساتھ سلوک فرمائے۔ تو انسانی تربیت کا دائرہ یہ سات سال سے لے کر بلکہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے پہلے سے بھی شروع ہو جاتا ہے، بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے بعد بھی تربیت تو جاری رہتی ہے مگر وہ اور رنگ ہے۔ انسان اپنی اولاد کا ذمہ دار بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک ہے۔

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو کہنے میں چھوٹی ہیں لیکن اخلاق سنوارنے کے لحاظ سے انتہائی ضروری ہیں مثلاً کھانا کھانے کے آداب ہیں یہ ضرور سکھانا چاہئے۔ اب یہ ایسی بات ہے جو گھر میں صرف ماں باپ ہی کر سکتے ہیں یا ایسے سکول اور کالجز جہاں ہوسٹل ہوں اور بڑی کڑی نگرانی ہو وہاں یہ آداب بچوں کو سکھائے جاتے ہیں لیکن عموماً ایک بہت بڑی تیسری دنیا کے سکولوں کی تعداد ایسی ہے جہاں ان باتوں پر اس طرح عمل نہیں ہوتا اس لئے بہر حال یہ ماں باپ کا ہی فرض بنتا ہے۔ لیکن یہاں مَیں ضمناً یہ ذکر کرنا چاہوں گا۔ ربوہ کی ایک مثال ہے مدرسۃ الحفظ کی جہاں پانچویں کلاس پاس کرنے کے بعد بچے داخل ہوتے ہیں۔ مختلف گھروں سے، مختلف خاندانوں سے، مختلف ماحول سے، دیہاتوں سے، شہروں سے بچے آتے ہیں لیکن وہاں میں نے دیکھا ہے کہ ان کی تربیت ماشاء اللہ ایسی اچھی ہے اور ان کی ایسی اعلیٰ نگرانی ہوتی ہے اور ان کو ایسے اچھے اخلاق سکھائے گئے ہیں حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ۔ اتنے سلجھے ہوئے طریق سے بچے کھانا کھاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ باوجود مختلف قسم کے بچوں کے ماحول ہے کہ مثلاً یہی ہے کہ بسم اللہ پڑھ کے کھائیں، اپنے سامنے سے کھائیں، ڈش میں سے سالن اگر اپنی پلیٹ میں ڈالنا ہے تو اتنی مقدار میں ڈالیں جو کھایا جائے۔ دوبارہ ضرورت ہو تو دوبارہ ڈال دیا جائے۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ہے، کھانا ختم کرنے کے بعد کی دعا۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں تو بہر حال بچپن سے ہی وقف نو بچوں کو تو خصوصاً اور عموماً ہر ایک کو سکھانی چاہئیں۔ تو بہر حال یہ جو مدرسۃ الحفظ کی مَیں نے مثال دی ہے اللہ کرے کہ یہ سلسلہ جو انہوں نے تربیت کا شروع کیا ہے جاری رہے اور والدین بھی اپنے بچوں کی اسی نہج پر تربیت کریں۔

پھر یہ ہے کہ بعض بچوں کو بچپن میں عادت ہوتی ہے اور یہ ایسی چھوٹی سی بات ہے کہ بعض دفعہ والدین اس پر نظر ہی نہیں رکھتے کہ کھانا کھانے کے بعد گندے ہاتھوں کے ساتھ بچے مختلف چیزوں پر ہاتھ لگا دیتے ہیں اسے بھی ہلکے سے پیار سے سمجھائیں۔ تو یہ ایسی عادتیں ہیں جو بچپن میں ختم کی جا سکتی ہیں اور بڑے ہو کر یہ اعلیٰ اخلاق میں شمار ہو جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بچوں میں اخلاق حسنہ کی آبیاری کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ: ہر وقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔ اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ سے ملنی چاہئے۔ جس طرح ریڈی ایشن کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے، اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچے کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ واقفین نو بچوں کے والدین کو یہ نوٹ کرنے والی بات ہے کہ والدین کو پہلے سے بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ضروری نہیں کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے مومنوں کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر، مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہر حال آپ نے پورا کرنا ہے۔ اس لئے ایسے گھروں کے ماحول، سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: قناعت کے متعلق مَیں نے کہا تھا اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔ عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ غرض دیانت اور امانت کے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

علاوہ ازیں بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ترش رُو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کردیا کرتے ہیں۔اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

اس کے علاوہ واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

(اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مورخہ ۱۰/جنوری ۱۹۸۹ء)

اب یہ ایسی چیزیں ہیں بعض واقفین نو بچے سمجھتے ہیں کہ صرف ہماری علیحدہ کوئی تنظیم ہے جو جماعت کی باقاعدہ ذیلی تنظیمیں ہیں ان کا حصہ ہیں واقفین نو بچے بھی۔

پھر بچپن سے ہی کردار بنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔مَیں اس لئے حوالے حضور کے بھی ساتھ دے رہا ہوں کہ یہ تحریک ایک بہت بڑی تحریک تھی جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمائی۔اور اس کے فوائد تو اب سامنے نظر آنا شروع ہو گئے ہیں اور آئندہ زمانوں میں انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ کس کثرت سے اور بڑے پیمانہ پر اس کے فوائد نظر آئیں گے۔انشاء اللہ۔

فرمایا کہ: بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں۔دراصل اگر تاخیر ہو جائے تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔محاورہ ہے کہ گرم لوہا ہو تو اس کو موڑ لینا چاہئے۔لیکن یہ بچپن کا لوہا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصہ تک نرم ہی رکھتا ہے اور اس نرمی کی حالت میں اس پر جو نقوش آپ قائم کردیتے ہیں وہ دائمی ہو جایا کرتے ہیں۔اس لئے وقت ہے تربیت کا اور تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔یہاں پھر والدین کے لئے لمحہ فکریہ ہے یہ دو نسلوں کے رابطے کے وقت ایک ایسا اصول ہے جس کو بھلانے کے نتیجہ میں قومیں بھی ہلاک ہو سکتی ہیں اور یاد رکھنے کے نتیجہ میں ترقی بھی کرسکتی ہیں۔ ایک نسل اگلی نسل پر جو اثر چھوڑا کرتی ہے اس میں عموماً یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ بچے ماں باپ کی کمزوریوں کو پکڑنے میں تیزی کرتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔اگر باتیں عظیم کردار کی ہوں اور بیچ میں سے کمزوری ہو تو بچہ بیچ کی کمزوری کو پکڑے گا۔اس لئے یاد رکھیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے آپ کو اپنی تربیت ضروری کرنی ہوگی۔ان بچوں کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچو تم سچ بولا کرو، تم نے مبلغ بننا ہے۔تم بددیانتی نہ کیا کرو، تم نے مبلغ بننا ہے۔تم غیبت نہ کیا کرو، تم لڑا نہ کرو، تم جھگڑا نہ کیا کرو کیونکہ تم وقف ہو اور یہ باتیں کرنے کے بعد فرمایا کہ پھر ماں باپ ایسا لڑیں،، جھگڑیں، پھر ایسی مغلظات بکیں ایک دوسرے کے خلاف، ایسی بے عزتیاں کریں کہ وہ کہیں کہ بچے کو تو ہم نے نصیحت کردی اب ہم اپنی زندگی بسر کررہے ہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔جو اُن کی اپنی زندگی ہے وہی بچے کی زندگی ہے۔جو فرضی زندگی انہوں نے بنائی ہوئی ہے کہ یہ کرو، بچے کو کوڑی کی بھی اس کی پروا نہیں۔ایسے ماں باپ جو جھوٹ بولتے ہیں وہ لاکھ بچوں کو کہیں کہ جب تم جھوٹ بولتے ہو تو بڑی تکلیف ہوتی ہے، تم خدا کے لئے سچ بولا کرو، سچائی میں زندگی ہے۔بچہ کہتا ہے ٹھیک ہے یہ بات لیکن اندر سے وہ سمجھتا ہے کہ ماں باپ جھوٹے ہیں اور وہ ضرور جھوٹ بولتا ہے۔اس لئے دو نسلوں کے جوڑ کے وقت یہ اصول کارفرما ہوتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں آپس میں خلا پیدا ہو جاتے ہیں''۔

(اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مورخہ ۸/ستمبر ۱۹۸۹ء)

تو واقفینِ نَو بچوں کے والدین کو اس سے اپنی اہمیت کا اندازہ بھی ہو گیا ہوگا کہ اپنی تربیت کی طرف کس طرح تربیت دینی چاہئے۔

پھر جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے حضور کے الفاظ میں۔اپنے گھر کے ماحول کو ایسا پرسکون اور محبت بھرا بنائیں کہ بچے فارغ وقت میں گھر سے باہر گزارنے کے بجائے ماں باپ کی صحبت میں گزارنا پسند کریں۔ایک دوستانہ ماحول ہو۔بچے کھل کر ماں باپ سے سوال بھی کریں اور ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر قسم کی باتیں کرسکیں۔اس لئے ماں باپ دونوں کو بہرحال قربانی دینی پڑے گی۔جو عہد اپنے ربّ سے والدین نے باندھا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بہرحال والدین نے بھی قربانی دینی ہے۔اور یہ آپ پہلے بھی سن چکے ہیں اور حضور نے یہی نصیحت فرمائی ہے والدین کو بھی، مَیں بھی یہی کہتا ہوں۔بعض دفعہ بعض والدین اپنے حقوق تو چھوڑتے نہیں بلکہ ناجائز غصب کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن زور یہ ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بچے وقف نو میں ہیں اس لئے ہم نے اگر کوئی غلطی کر بھی لی ہے تو ہم سے نرمی کا سلوک کیا جائے۔یہ تو نہیں ہو سکتا۔

پھر یہ بات واضح کروں کہ کسی بھی قسم کی برائی دل میں تب راہ پاتی ہے جب اس کے اچھے یا برے ہونے کی تمیز اٹھ جائے۔بعض دفعہ ظاہراً ہر قسم کی نیکی ایک شخص کر رہا ہوتا ہے۔نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، مسجد جارہا ہے، لوگوں سے اخلاق سے بھی پیش آرہا ہے لیکن نظام جماعت کے کسی فرد سے کسی وجہ سے ہلکا سا شکوہ بھی پیدا ہو جائے یا اپنی مرضی کا کوئی فیصلہ نہ ہو تو پہلے تو اس عہدیدار کے خلاف دل میں ایک رنجش پیدا ہوتی ہے۔پھر نظام کے بارہ میں کہیں ہلکا سا کوئی فقرہ کہہ دیا، اس عہدیدار کی وجہ سے۔پھر گھر میں بچوں کے سامنے بیوی سے یا کسی اور عزیز سے کوئی بات کرلی تو اس طرح اس ماحول میں بچوں کے ذہنوں سے بھی نظام کا احترام اٹھ جاتا ہے۔اس احترام کو قائم کرنے کے لئے بہرحال بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں یہ نصیحت آپ تک پہنچاتا ہوں۔

''بہت ضروری ہے کہ (واقفینِ نَو کو) نظام کا احترام سکھایا جائے۔پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کرسکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔واقفین بچوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں، اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔......ان کو سمجھائیں کہ اصل محبت تو خدا اور اس کے دین سے ہے۔کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے خدائی جماعت کو نقصان پہنچتا ہو۔آپ کو اگر کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو حق ہے کہ اپنے ماحول، اپنے دوستوں، اپنے بچوں اور اپنی اولاد کے ایمانوں کو بھی آپ زخمی کرنا شروع کردیں۔اپنے زخم حوصلے کے ساتھ اپنے تک رکھیں اور اس کے اندمال کے جو ذرائع باقاعدہ خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں ان کو اختیار کریں''۔(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

پھر ایک عام بات ہے جس کی طرف والدین کو توجہ دینی ہوگی۔وہ ہے اپنے بچوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں، انہیں متقی بنائیں۔اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک والدین خود متقی نہ ہوں۔یا متقی بننے کی کوشش نہ کریں۔کیونکہ جب تک عمل نہیں کریں گے منہ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔اگر بچہ دیکھ رہا ہے کہ میرے ماں باپ اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کررہے، اپنے بہن بھائیوں کے حقوق غصب کررہے ہیں۔ذرا ذرا سی بات پر میاں بیوی میں، ماں باپ میں ناچاقی اور جھگڑے شروع ہو رہے ہیں۔تو پھر بچوں کی تربیت اور ان میں تقویٰ پیدا کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔اس لئے بچوں کی تربیت کی خاطر ہمیں بھی اپنی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔بچوں میں تقویٰ کس طرح پیدا کیا جائے۔اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

''واقفین نو بچوں کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ان کے ساتھ ایسی حرکتیں نہ کریں جن کی وجہ سے ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت ہی عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جارہا ہو اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر جائیں پھر یہ آپ کی ہاتھ میں کھیلنے کے بجائے خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کردی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کرسکتے ہیں اور درمیان کے سارے واسطے، سارے

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

مراحل ہٹ جائیں گے۔ رسمی طور پر تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا یعنی وکالت وقف نو سے۔ اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا۔ مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا ان کو سنبھالتا ہے، خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے، خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدا نے نگہداشت فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

پس ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ ہے کہ ہم اپنے وجود کو اور اپنے واقفین کے وجود کو خدا کے سپرد کر دیں اور خدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1989ء)

پھر بچوں میں یہ احساس بھی پیدا کریں کہ تم واقف زندگی ہو اور فی زمانہ اس سے بڑی کوئی اور چیز نہیں۔ اپنے اندر قناعت پیدا کرو، نیکی کے معاملہ میں ضرور اپنے سے بڑے کو دیکھو اور آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ لیکن دنیاوی دولت یا کسی کی امارت تمہیں متاثر نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو اور خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین کی خدمت کی توفیق دی ہے۔ اور اس دولت سے مالا مال کیا ہے۔ کسی سے کوئی توقع نہ رکھو۔ ہر چیز اپنے پیارے خدا سے مانگو۔ ایک بڑی تعداد ایسے واقفین نو بچوں کی ہے جو ماشاء اللہ بلوغت کی عمر کو پہنچ گئے ہیں۔ ان کو خود بھی اب ان باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ضمناً یہ بات بھی کردوں کہ حضور رحمہ اللہ نے بھی ایک دفعہ اظہار فرمایا تھا کہ واقفین نو بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو ہے ان کی تربیت ایسے رنگ میں کرنی چاہئے اور ان کے ذہن میں یہ ڈالنا چاہئے کہ انہیں مبلغ بننا ہے۔ اور آئندہ زمانے میں جو ضرورت پیش آنی ہے مبلغین کی بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے اس لئے اس نہج پر تربیت کریں کہ بچوں کو پتہ ہو کہ اکثریت ان کی تبلیغ کے میدان میں جانے والی ہے اور اس لحاظ سے ان کی تربیت ہونی چاہئے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اقتباسات پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے، دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء وقدر کے اُمور بہ دل وجان قبول کئے جائیں۔ اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بہ ارادتِ تامہ سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں، بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے، دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 60)

پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 57،58)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں۔ آئندہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے ﴿اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی نہیں پا سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔ (الحکم جلد 4 نمبر 31 بتاریخ 31/ اگست 1900ء صفحہ 4)

پھر آپؑ نے فرمایا:

"نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتاً رو بخدا ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے۔ وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقویٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجا لاوے۔ پھر سنت اللہ اپنا کام کرے گی۔ اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو۔ اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو، محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو۔ جب وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئے گا اور اس کا قرب حاصل ہو لے گا تو یہ وہ سب کچھ دیکھے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گزرا ہو گا اور کشوف اور خواب تو کچھ چیز ہی نہ ہوں گے۔ پس مَیں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اور یہی اصل غرض ہے"۔

(الحکم جلد 10 مورخہ 10/ دسمبر 1907ء صفحہ 4)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/ جولائی بروز جمعرات قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم ناصر الدین امجد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم مورخہ 25 جولائی 2003ء کو جلسہ سالانہ یوکے، کے دنوں میں ڈیوٹی کے دوران کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک مخلص جوان تھے جو تعمیر بیت الفتوح میں بھی کام کیا کرتے تھے اور نائب قائد ایثار انصار اللہ یوکے بھی تھے۔ آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ آنسہ امجد کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۲) مکرم پرویز اختر عابد۔ آپ مورخہ 27/ جولائی 2003ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر 51 سال تھی۔ آپ ڈیڑھ سال تک MTA میں بھی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ آپ ساؤتھ آل جماعت کے ممبر تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس موقع پر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:-

(۱) مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب آف راولپنڈی کو 17 جولائی 2003ء کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 64 سال تھی۔ آپ مکرم کیپٹن احمد دین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کو فوجی خدمات پر ستارہ بسالت کا اعزاز ملا۔ آپ مخلص فدائی احمدی تھے۔ آپ نے وفات سے دو دن قبل سال بھر کا چندہ ادا کر دیا تھا۔ اور پہلے بھی آپ کا یہی طریق تھا۔ آپ کی والدہ بفضل خدا حیات ہیں۔ آپ نے دو بیٹے بھی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ آپ کے لواحقین کو راضی برضا رکھے اور قربانی کے ثمرات سے نوازے۔ آمین

(۲) مکرمہ مسز شمیم قمر صاحبہ۔ صدر لجنہ ٹیکسلہ مورخہ 24 جون 2003ء کو کار کے حادثہ میں زخمی ہوئیں اور 25 جون کو وفات پا گئیں۔ آپ مخلص خاتون تھیں جو جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔

(۳) مکرمہ مسز روبینہ مقصود شاہ صاحبہ۔ سابق صدر لجنہ ٹیکسلہ بھی 24 جون 2003ء کو کار کے حادثہ میں زخمی ہوئیں اور 25 جون کو انتقال کر گئیں۔ آپ مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب مرحوم (سابق ناظر بیت المال) کی بہو تھیں۔ نہایت مخلص، دعا گو، نیک دل خاتون تھیں۔

(۴) مکرم عبد الشکور عاصم صاحب۔ (ابن عبد الکریم مرحوم آف کنری سندھ) 6 جولائی بروز اتوار کو حرکت قلب بند ہو جانے سے نماز سنٹر Wiesbaden جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ ماہانہ اجلاس عام میں شامل تھے اور ضیافت کا بندوبست کر رہے تھے۔ نہایت ملنسار، مہمان نواز طبیعت کے مالک تھے۔ جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے جو وقف نو میں شامل ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں مقام عطاء فرمائے۔ اور ان کے بچوں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

بقیہ:افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ازصفحہ اول

''اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں، اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے، وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت ﷺ رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے، یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق:۳،۲) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں، یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا، اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لیے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے، لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا، تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (الطلاق:4) یعنی جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے، وہ اہلِ دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی اُمور کے لیے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں''۔

پھر متقی کے لئے روحانی رزق کیا ہے۔ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرت ﷺ کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے، لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے۔ ﴿اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ (الانفال:۳۵) اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تُو میرا دوست ہے یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے، تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے، لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک حدیث بخاری میں وارد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے کہ مَیں بھی اس سے پیار کرنے لگتا ہوں اور جب مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاؤں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو مَیں ضرور اس کو وہ دے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طلبگار ہو تو مَیں (شیطان کے مقابل پر) ضرور اُسے محفوظ رکھتا ہوں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مُکَمِّلَات اور مُتَمِّمَات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ، پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے''۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہر احمدی سے یہ ا[illegible]ے ہیں کہ اس کا ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں، مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کے خلاف وہ نہیں چلے گا۔'' اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا، تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی۔ جیسے فرمایا ﴿وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الانعام:۶۰) یعنی اَور کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر (اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں ہے۔ سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے، تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا، لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا''۔

جیسے آج کل بھی بعض آپ دیکھتے ہیں کہ جذبات کے تابع ہو کر لڑائیاں ہوتی ہیں اور خاندان کی بدنامی کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ اپنا مال بھی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنا وقت بھی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

''بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں، وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من عادلی ولیاً فقد اٰذنتہٗ بالحرب (الحدیث) بے شک جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے (یعنی جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے تو مَیں اُسے جنگ پر متنبہ کرتا ہوں)۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا''۔

پس ہم سب جو اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی باتیں سننے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کے رسول کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اس تقویٰ کے زیر اثر اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق بھی پائی ہے۔ آپ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر شر سے بچائے جانے کی بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں، لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔

متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے۔ ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ﴾ (یونس: ۶۵) یعنی جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحبِ مُكَاشَفَات ہو جاتے ہیں۔ مُكَالَمَةُ اللّٰهِ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔ جیسے کہ فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ (حم السجدۃ:۳۱)۔ یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں، یعنی ابتلاء کے وقت ایسا شخص دکھلا دیتا ہے کہ جو میں نے منہ سے وعدہ کیا تھا، وہ عملی طور سے پورا کرتا ہوں۔

ابتلا ضروری ہے۔ جیسے یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ﴾ (العنکبوت :۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی، ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے، جو اللہ سے دور رکھتی ہے، اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں ان میں سلسلہ الہام کے لئے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (یونس:۶۳) یعنی جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔ جس کا خدا متکفل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں، کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا اگر خدا ولی ہو جائے۔ پھر فرمایا ﴿وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ (حم السجدہ :۳۱) یعنی تم اس جنت کے لئے خوش ہو جس کا تم کو وعدہ ہے۔

قرآن کی تعلیم سے پایا جاتا ہے کہ انسان کے لئے دو جنت ہیں جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے کیا وہ ایک

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

شادی اور جہیز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں۔ میری بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقعہ پر میری کچھ مدد کریں۔ حضرت خلیفہ اولؓ یوں تو بڑے مخیر تھے۔ مگر طبیعت کا رجحان ہے جو بعض دفعہ کسی خاص پہلو کی طرف ہو جاتا ہے''۔

آپ نے فرمایا:

''میں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا۔ آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا۔ کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ ﷺ کی ناک سے بھی بڑی ہے۔ تمہاری عزت تو سید ہونے میں ہے۔ پھر اگر اس قدر جہیز دینے سے رسول کریم ﷺ کی ہتک نہیں ہوئی۔ تو تمہاری کس طرح ہو سکتی ہے''۔

ایسا ہی ایک واقعہ بابا قادر بخش صاحب درویش مسجد احمدیہ لاہور نے بیان کیا کہ حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل بیان فرمایا کرتے تھے۔

''حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خدمت میں ایک مولوی صاحب حاضر ہوئے۔ زمیندار بھی تھے۔ چہرہ پر گھبراہٹ طاری تھی۔ حضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا بات ہے؟ عرض کی۔ حضور! لڑکیاں جوان ہیں۔ شادی کرنے کے لئے پیسے نہیں۔ فرمایا آپ نے لڑکے پسند کئے ہیں؟ عرض کیا۔ ہاں حضور! فرمایا۔ انہوں نے منظور کیا ہے؟ عرض کیا۔ جی حضور! فرمایا۔ جب آپ نے لڑکے پسند کر لئے۔ اور انہوں نے لڑکیوں کا رشتہ لینا منظور کر لیا۔ تو بتاؤ۔ پیسے کتنے لگے؟ پھر فرمایا لڑکے پر تو کچھ بوجھ ہوتا ہے حق مہر کا۔ مگر لڑکی والے پر تو قطعاً کوئی بوجھ نہیں ہوتا''۔

(حیات نور صفحہ نمبر ۵۲۹، ۵۳۰)

بقیہ صفحہ: (7)

جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟ جب اِس جگہ دنیا میں ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے تو کیوں نہ ان کے لئے دروازہ جنت کا کھلے جو اللہ کے دوست ہیں، اگرچہ دنیا پراز تکلیف و مصائب ہے، لیکن کسی کو کیا خبر وہ کیسی لذت اٹھاتے ہیں؟ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے، حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔ ایک زمانہ کی سلطنت ان کو دے کر ان کو اپنے کام سے روکا جاوے تو کب کسی کی سنتے ہیں؟ اس طرح خواہ مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں وہ اپنے ارادہ کو نہیں چھوڑتے۔

فرمایا کہ سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت ﷺ کا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہادی کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ جب قوم نے دیکھا کہ مصائب و شدائد سے ان پر کوئی اثر نہ پڑا، تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا، اپنا امیر بنانا چاہا۔ ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کر دینے کا وعدہ کیا۔ حتی کہ عمدہ سے عمدہ بی بی بھی۔ بدیں شرط کہ حضرتؐ بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔ لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت ویسی ہی اس وعدہ بادشاہی کے وقت حضرتؐ نے کچھ پروا نہ کی اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔ سو جب تک خاص لذت نہ ہو، تو کیا ضرورت تھی کہ آرام چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

درخواست دُعا

مکرم فہیم خان صاحب اپنی لڑکی سلطانہ بیگم کی دینی و دنیاوی ترقی نیز اپنے کاروبار میں برکت اہل و عیال کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(غلام حیدر خان معلم وقفِ جدید تالبر کوٹ ڈھنکانال اڑیسہ)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

نغمۂ وفا

اے مسیحا نفس ، اے مہِ دلبراں
تختِ مہدی کے وارث امام الزماں
سیّدی ، مُشفقی ، مُرشدی ، مہرباں
ہم نے بہرِ خدا تیری بیعت جو کی
تُو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

❀❀❀

برقِ رُوحانیت کی عجب رَو چلی
شب گزیدوں کو پھر روشنی مل گئی
قرمزی شب ہوئی ، دن ہرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مُرشدی ، مہرباں
تُو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

❀❀❀

تیری مُسکان کی پھوار دل پر گری
گلشنِ جاں میں بادِ صبا چل پڑی
پیار میں تیرے مَن باؤرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مُرشدی ، مہرباں
تُو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

❀❀❀

زندگی تیرے دم سے بدلنے لگی
عشق تازہ ہوا ، جاں سنبھلنے لگی
کھوٹے سکّے تھے لیکن کھرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مُرشدی ، مہرباں
تُو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

❀❀❀

لفظ سب ہیں پرانے ، کہانی نئی
آنکھ کے پانیوں کی رَوانی نئی
رُوح کے رنگ ہی دوسرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مُرشدی ، مہرباں
تُو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

(جمیل الرحمن۔ ہالینڈ)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بدارم (آندھرا) میں مسجد مسرور کا سنگ بنیاد

۱۴ جون 2003 کو جماعت احمدیہ بدارم میں احمدیہ مسجد "مسرور" کی تقریب سنگ بنیاد عمل میں آئی۔ 1998 میں ماہ جولائی میں شہر ورنگل سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر بدارم میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کے ہاتھ پر تقریباً ایک صد دس افراد نے بیعت کر کے قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر بھی موجود تھے۔ ایک معلم کو تعلیم و تربیت کیلئے متعین ہوئے دو سال تک شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک بار مباحثہ بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب یہ جماعت مستحکم ہو چکی ہے مکرم عبد الستار صاحب سبحانی معلم وقف جدید بیرون نے اس جماعت کے استحکام میں کافی کوشش کی ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

مورخہ 14 جون 2003 کو صبح 10 بجے ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم شرف الدین صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب مقامی معلم وقف جدید بیرون نیز خاکسار نے تقریر کی بعدہ گاؤں کے سرپنچ و دیگر چند لیڈران نے جماعت احمدیہ کو مبارک باد دی اور مجموعی طور پر بدام کیلئے خوشی کا موقع قرار دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے سنگ بنیاد رکھا۔ اور محترم صدر صاحب نے دعا کروا کر اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر خصوصی مہمان کے طور پر مکرم چھوٹے میاں صاحب منڈل قائد نے بھی شرکت کی اور سرکاری اجازت کے حصول میں ہماری بہت مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ساتان کولم:۔ مورخہ 20.7.03 کو جماعت احمدیہ ستانکلم میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا اجلاس کی صدارت خاکسار شریف احمد صدر جماعت ستانکلم نے کی تلاوت مکرم کے محمد علی صاحب نے کی بعد ازاں خاکسار، مکرم ابراہیم صاحب سیکرٹری مال مکرم کے محمد علی صاحب سابق صدر جماعت شنکرن کوئل اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ کوٹار نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر دلکش انداز میں تقریریں کیں اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (شریف احمد ستان کولم)

بھدرواہ:۔ مورخہ 15.5.03 کو جماعت احمدیہ بھدرواہ کی طرف سے ایک جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا اجلاس کی صدارت مکرم عنایت اللہ صاحب قادیان نے کی مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب قادیان بطور مہمان خصوصی تشریف فرما ہوئے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس مبارک تقریب میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اجلاس میں عزیزم عبد الوکیل خان، عزیزم مدثر اقبال کا غذگر۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ بھدرواہ، مکرم مولوی محمد حمید کوثر نے تقریر کی۔ مکرم ظفر اللہ عزیز۔ مکرم یونس احمد، عزیزم افضال احمد ملک اور خاکسار نے نظم پڑھی صدارتی خطاب و دعا سے یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ شام کو خدام واطفال نے مسجد میں چراغاں کیا صبح خدام و اطفال کی طرف سے ایک وقار عمل کیا گیا جس میں پوری مسجد کو بینرز وغیرہ سے سجایا گیا۔ اور مسجد کے ارد گرد صفائی وغیرہ کی گئی اس مبارک موقع پر تمام احباب جماعت میں شرینی بانٹی گئی۔

(جوہر حفیظ فانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

جماعت احمدیہ سانگوی کاٹی تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد سرکل شولاپور (مہاراشٹر) میں پہلی مرتبہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹ جولائی ۲۰۰۳ کو زیر صدارت مکرم احمد فرید شیخ صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار محمد شکور صادق معلم سلسلہ شولاپور نے تلاوت و نظم سنائی۔ بعدہ مکرم و محترم جناب مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ شولاپور نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو "اخلاق حسنہ" پر تقریر کی بعدہ خاکسار محمد شکور صادق معلم سلسلہ شولاپور (مہاراشٹر) نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور منکرین انبیاء علیہ السلام کے انجام" پر تقریر کی اس جلسہ میں غیر از جماعت دوست کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور جماعت احمدیہ سے بہت متاثر ہوئے۔ (محمد شکور صادق معلم سلسلہ شولاپور مہاراشٹر)

پالاکرتی (آندھرا) میں تربیتی کلاس

موسم گرما کی تعطیلات سے استفادہ کرتے ہوئے سرکل ورنگل زون کے تحت یکم تا ۱۰ جون جماعت احمدیہ پالاکرتی میں تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔

یکم جون کو مکرم عباس علی طاہر صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی کے زیر صدارت افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب اور مکرم فاروق احمد گنائی نیز خاکسار نے تقریر کی پندرہ جماعتوں سے 35 طلباء و طالبات حاضر ہوئے تین معلمین کرام نے دینی کلاسز لیں اور مسائل سکھائے گئے بفضلہ تعالیٰ طلباء و طالبات کی معلومات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ آخری دن دینی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

10 جون 2003 کو بعد نماز عصر اختتامی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد کیا گیا مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے اس کے بعد مکرم مولوی مرزا انعام الکبیر صاحب معلم وقف جدید بیرون نیز مکرم سید صابر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

کرنال میں تربیتی مساعی

کرنال:۔ ماہ مئی میں بچوں کی دینی کلاس لگائی گئی جمعہ سنٹر میں ہوتا رہا۔ جس میں اطفال خدام کثرت سے شریک ہوئے ماہ جون میں قادیان میں بچوں کی تربیتی کلاس کے علاوہ یہاں پر بھی بچوں کی کلاس آدھا ماہ لگائی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے بھی باقاعدہ دکھایا جاتا ہے اردو پروگرام کے علاوہ بھی دوسرے پروگرام احباب کثرت سے بڑے شوق کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پروگرام ملاقات یا خطبہ جمعہ آتا ہے اس وقت یہاں رونق ہی کچھ اور ہوتی ہے ہندو لوگ بھی احترام سے دیکھتے ہیں ہندو بھی حضور صاحب ہی کہتے ہیں اللہ ان کو مزید توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مضبوطی سے پھیر دے۔ (بشیر احمد محمود احمدیہ دار التبلیغ کرنال)

ابلو (پنجاب) میں تربیتی اجلاس

مورخہ 10.8.03 کو ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی انیس خان صاحب سرکل انچارج منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبارک نے کی نظم مکرم مولوی طاہر احمد صاحب نائیک نے پڑھی بعدہ مکرم ماسٹر اکرم محمد صاحب نے تقریر "نماز کی اہمیت" عنوان سے کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد صادق ساجد صاحب نے اطاعت و فرمانبرداری عنوان سے کی۔ بعدہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آخر پر دعا کے ساتھ اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس اجلاس میں جماعت احمدیہ ابلو کے علاوہ گرد و نواح سے بھی احباب و مستورات نے شرکت کی۔

(عبد الحفیظ ہمو سانی معلم ابلو ضلع بھٹنڈا)

بھپور سرکل دیودرگ کرناٹک میں جلسہ پیشوایان مذاہب

کرناٹک میں دیودرگ سرکل کے تحت 19.1.03 کو ایک جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جسکی صدارت مکرم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران اعلیٰ سرکل دیودرگ نے کی تلاوت و نظم کے بعد مکرم نبی صاحب معلم سلسلہ مکرم انوار اللہ صاحب صدر جماعت الموئی مکرم رام چندر گوڑا صاحب باگلاڑ مکرم شرنیوا ساڑو ہیڈ ماسٹر نے تقریر کی۔ مقررین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بار بار مجالس منعقد کرنے کی دعوت دی اور اپنی طرف سے ہر تعاون کا وعدہ کیا۔

مکرم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران اعلیٰ سرکل دیودرگ نے صدارتی خطاب میں دنیا کو امن اور شانتی دینے میں جماعت احمدیہ کی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھپور نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں خصوصی تعاون دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ایم اے محمود احمد سرکل انچارج دیودرگ)

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بھارت کی جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

امسال بھی مرکزی ہدایت کے مطابق بھارت کی متعدد جماعتوں نے اپنے ہاں شاندار طریق پر ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا جس میں قرآن مجید کے فضائل و برکات تعلیمات پر تقاریر کے علاوہ خصوصی طور پر قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اس پر عمل کرنے کے پروگرام بنائے اور اس تعلق میں اپنی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں۔ ان رپورٹوں کا خلاصہ نہایت اختصار سے پیش ہے۔

اٹارسی:۔ مورخہ 19 جولائی تا 25 جولائی ہفتہ قرآن منانے کی اطلاع مکرم مولوی افتخار صاحب نے دی اس ہفتہ میں مقررین نے قرآن مجید کے فضائل بیان کئے اختتامی جلسہ میں بعد دعا حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی مورخہ ۲۷ جولائی تا ۳/ اگست لجنہ اماء اللہ اٹارسی کے زیر انتظام بھی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔

سونگھڑہ:۔ مکرم سید انصار اللہ معلم وقف جدید لکھتے ہیں کہ مورخہ یکم جولائی تا ۷ جولائی ۲۰۰۳ سونگھڑہ جماعت کے تینوں حلقہ جات۔ رسول پور۔ محی الدین پور۔ اور کوسمبی میں پروگرام رکھے گئے جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء کے ذریعہ تینوں جگہ درس و تدریس اور تقاریر کے پروگرام ہوئے مورخہ ۷/ جولائی کو فضائل قرآن مجید کے عنوان پر ایک جلسہ محترم صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد شیخ مطلوب احمد صاحب۔ سید انوار الدین۔ میر کمال الدین سید انصار اللہ شیخ عبد القادر اور شیخ مسعود احمد یوسف نے تقاریر کیں بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جمشید پور:۔ محترم مولوی فرزان احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اطلاع دی کہ جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار) میں مورخہ ۲۰ جولائی سے ۲۶ جولائی تک ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوا۔ تمام افراد جماعت نے پروگرام کے مطابق روزانہ تلاوت قرآن مجید کا اہتمام کیا ایک تقریر قرآن مجید کے متعلق روزانہ رکھی گئی آخری روز جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں بعد دعا شیرینی تقسیم کی گئی۔

کرڈاپلی:۔ محترم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت کرڈاپلی کی اطلاع کے مطابق وہاں پر مورخہ ۱۸/ جولائی تا ۲۴ جولائی ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں روزانہ جلسے منعقد ہوتے رہے جس میں قرآن مجید کے فضائل اور برکات پر تقاریر ہوئیں۔

مرکرہ:۔ مکرم ایم اے بشیر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۸/ جولائی تا ۲۴ جولائی روزانہ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ رکھا گیا جس میں ایک تقریر فضائل قرآن پر ہوتی رہی۔

کشن گڑھ:۔ قاری منیر الدین صاحب کی اطلاع کے مطابق ۱۸ جولائی تا ۲۵ جولائی جماعت احمدیہ کشن گڑھ میں ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں پروگرام ہوئے اس ہفتہ خاصکر بچوں کو تلاوت قرآن مجید سکھائی جاتی رہی۔

بھوہ فتح پور یوپی: مورخہ 18.7.03 بروز جمعہ تا مورخہ 25.7.03 بروز جمعہ احمدیہ مسلم مشن بھوہ میں بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسہ ہوا تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم قمر الدین صاحب مکرم مولوی شیخ عبد اللطیف صاحب مکرم محمد ابراھیم صاحب مکرم یاسین صاحب مکرم عبدو بخش صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔

جلسہ میں بعض غیر احمدی بھائیوں کے علاوہ تمام احباب شریک تھے لجنات کے لئے بھی بندوست کیا گیا تھا اس ہفتہ میں دو دن جلسہ کے علاوہ ۵ دن تک بعد نماز مغرب قرآن مجید کا درس جاری رہا۔

(شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھوہ یوپی)

جماعت احمدیہ کشن گڑھ (راجستھان):۔ جماعت احمدیہ کشن گڑھ میں 18 تا 25 جولائی 2003 ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں لجنہ، ناصرات، خدام، انصار بھی شامل ہوئے۔

(قاری منیر الدین احمد)

لجنہ اماء اللہ ساگر: مرکزی ہدایت کے مطابق لجنہ اماء اللہ اور ناصرات نے 18 تا 25 جولائی ہفتہ قرآن مجید بڑی شایان شان سے منایا جلسے کے بعد شیرینی وغیرہ تقسیم کی گئی آخری جلسہ شام سات بجے صدر لجنہ کی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (افضل النساء ساگر۔ صدر لجنہ)

بلارپور سرکل مہاراشٹر:۔ سرکل ہذا میں پہلی بار ہفتہ قرآن کریم منایا گیا جس میں مختلف جماعتوں کے لوگوں نے جوش و محبت کے ساتھ شرکت کی۔

جماعت احمدیہ مرکل میٹا:۔ جماعت احمدیہ مرکل میٹا میں جلسہ ہفتہ قرآن کریم منایا گیا اس سلسلہ میں مکرم سید سعد اللہ صاحب صدر جماعت مرکل میٹا کی صدارت میں بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزم سید لطیف نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزم دستگیر نے نظم پڑھی بعد ازاں مکرم مولوی شیخ فرقان احمد معلم سلسلہ مرکل میٹا نے تقریر کی اس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے دعا کروائی اور لوگوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جماعت احمدیہ امبے جھری:۔ مورخہ 22.7.03 کو جماعت احمدیہ امبے جھری میں بعد نماز مغرب مکرم شیخ شبیر پاشا صدر جماعت احمدیہ امبے جھری کی صدارت میں ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب امروہی معلم سلسلہ نے خطاب کیا مکرم صدر صاحب جماعت نے لوگوں کو نصیحت کی اور دعا کر کے جلسہ کا اختتام کیا۔

جماعت احمدیہ پاٹن:۔ مورخہ 23.7.03 کو مکرم شیخ اکرم صاحب صدر جماعت احمدیہ پاٹن کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں جلسہ کیا گیا جلسہ میں جماعت احمدیہ پاٹن کے علاوہ جماعت احمدیہ ٹاٹا کواڑ۔ کھڈکی و کولانڈی کے احباب نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبد السعید معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

جماعت احمدیہ بلارپور:۔ مورخہ 23.7.03 کو بعد نماز مغرب و عشاء دار التبلیغ بلارپور میں مکرم شہاب الدین حیدر علی نگران تربیتی امور بلارپور سرکل کی صدارت میں جلسہ برائے ہفتہ قرآن کریم منعقد ہوا۔ جلسہ ہذا میں بلارپور جماعت کے انصار۔ خدام۔ اطفال۔ لجنہ و ناصرات شامل ہوئے۔ عزیزم ثاقب علی نے تلاوت کی اور عزیزم منور علی نے ترجمہ سنایا۔ نظم کے بعد عزیزم شفق علی صاحب نجم علی۔ مکرم ٹی ایم عبد المجیب صاحب مبلغ سلسلہ خاکسار کے علاوہ مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مورخہ 24.7.03 کو مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب کی نگرانی میں قرآن کریم کے تعلق سے ایک کوئز پروگرام منعقد ہوا جس میں جماعت کے اطفال و ناصرات نے حصہ لیا۔ اول۔ دوم سوم آنے والے بچوں کو انعامات دئے گئے۔ (شیخ اسحاق مبلغ سلسلہ بلارپور مہاراشٹر)

دھول پور راجستھان:۔ سے محترم ٹی عبد الناصر صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ الحمد للہ درج ذیل جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔

جماعت احمدیہ کنچن پور۔ پیپرون۔ بونٹ۔ سینی۔ شیشواڑا چتورہ۔

کوڈیا تھور:۔ مولوی علی کنجو صاحب کی اطلاع کے مطابق مورخہ ۱۸ تا ۲۴ جولائی ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ہر روز بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں دو دن مولوی صاحب نے قرآن مجید پڑھانے کے آداب و ضرورت پر روشنی ڈالی۔ مولوی ایم ابو بکر صاحب مدرس جامعۃ المبشرین قادیان نے دو دن قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ محترم ایچ شمس الدین صاحب نے قرآنی پیشگوئی پر روشنی ڈالی اور محترم سکریٹری صاحب اصلاح وارشاد نے قرآن مجید اور حالات حاضرہ کے موضوع پر تقریر کی۔

یادگیر:۔ مکرم مولوی شیخ ذکریا صاحب نے اطلاع دی کہ یادگیر میں مورخہ 17 جولائی سے ہفتہ قرآن مجید کے پروگرام کے تحت اجلاسات ہوئے جس میں محترم رفیق احمد صاحب گلبرگی۔ ابراہیم صاحب تیر گھر محترم اسامہ احمدی صاحب ایڈووکیٹ اور مبلغ صاحب نے تقاریر کیں مورخہ ۱۳ جولائی کو اختتامی جلسہ محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت کی زیر صدارت ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد علی الترتیب محترم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر قادیان۔ محترم انسپکٹر صاحب بیت المال۔ محترم حافظ مخدوم شریف صاحب اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔

معاندین احمدیت کے شریر اور فتنہ پرور مفسدوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

عراقیوں سے جنگ کرتے ہوئے مارے گئے فوجی کی نماز جنازہ جائز نہیں۔پاکستان میں مذہبی جماعت متحدہ مجلس عمل کا فتویٰ

متحدہ مجلس عمل نے امریکہ کی اپیل پر پاکستانی فوج عراق بھیجنے کے خلاف فتویٰ جاری کر کے مشرف سرکار کی الجھنوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ شرعی فتویٰ کی تیاری کی غرض سے تشکیل شدہ ۹ رکنی علماء نے ایک فتویٰ جاری کر کے کہا ہے کہ امریکی افواج کی قیادت میں عراق کے نہتے مسلمانوں سے دست دگریباں کرانے کے لئے پاک فوج کی تشکیل اسلامی شریعت کی رو سے حرام ہے اور جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔ اس کے علاوہ عراقی مسلمانوں سے جنگ کرتے ہوئے اگر کوئی فوجی مارا جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں ہے۔ عراق میں بدترین صورتحال سے نمٹنے کیلئے امریکہ نے پاکستان سمیت متعدد ممالک سے اپنی فوج عراق بھیجنے کی اپیل کی ہے لیکن پاکستان میں متحدہ مجلس عمل اور دیگر مذہبی جماعتیں ایسے کسی بھی قدم کے خلاف ہیں۔ فتوے کا اعلان ۹ رکنی علماء کمیشن کے کنویز مولانا سمیع الحق نے گزشتہ روز لیاقت آباد کے ایک جلسہ عام میں کیا۔ فتویٰ کے تفصیلی متن میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں جب عراق پر امریکہ نے سراسر ظالمانہ قبضہ کیا ہے حکومت پاکستان یا کسی بھی مسلم حکومت کیلئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ ان کے تعاون کیلئے وہاں اپنی فوجیں بھیجیں۔ فتوے میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے عراق پر حملہ کر کے جس طرح ظلم و بربریت کا مظاہرہ کیا ہے وہ نہ صرف اسلام بلکہ دنیا بھر کے مسلمہ قانونی و اخلاقی ضابطوں کو پامال کرنے کی متکبرانہ جسارت ہے اس کے کہنے پر وہاں فوجیں بھیجنا اس کے سراسر ظالمانہ حملہ کی تائید ہے اور ایسا کرنا قطعاً جرم ہے۔ فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ عراق پر اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد وہاں اپنے قبضہ کو مستحکم کرنے اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے مختلف ملکوں سے اپنی فوجیں بھیجنے کی درخواست کر رہا ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے صورتحال یہ ہے کہ اگر کسی مسلم ملک پر کوئی غیر مسلم قوم حملہ کرے تو ضرورت کے وقت تمام مسلمانوں پر اس کا دفاع واجب ہے اور اگر کوئی غیر مسلم قوم مسلم ملک پر قبضہ کرے تو تمام مسلم حکومتوں پر واجب ہے کہ اس قبضہ کو جلد از جلد ختم کرانے کے لئے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائیں۔ فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے عراق پر فوجی طاقت مسلط کرنے کے باوجود عراق کے مسلمان امریکی قبضہ کی مسلسل مزاحمت کر رہے ہیں جس کا انہیں پورا حق حاصل ہے ایسے حالات میں عالم اسلام کا فرض ہے کہ وہ ان عراقی مسلمانوں کی مدد اور حمایت کرے اس صورتحال میں اپنی فوجوں کو امریکہ کے زیر کمان دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلم نوجوانوں کو ان عراقی مسلمانوں کے مدمقابل کھڑا کیا جائے۔

(روزنامہ اُردو ٹائمس ممبئی 18.7.03 مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

امریکہ عراقیوں کی بنیادی ضرورتیں فراہم کرنے میں ناکام .... عوام سخت بدظن ....

بغداد میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر پر حملے کے بعد عراق میں امریکہ پر اعتماد داؤ پر لگ گیا ہے۔ اگلے سال امریکہ میں صدارتی انتخابات ہوں گے۔ چنانچہ بش انتظامیہ کے سامنے مشکل سوالات پیدا ہو گئے ہیں۔ پہلا یہ کہ وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے عراق میں مزید فوجیں اور سرمایہ بھیجے یا اپنی مونچھ اور پندار کو نیچا کر کے اقوام متحدہ سے درخواست کرے کہ وہ عراق میں تعمیر نو اور استحکام پیدا کرنے کیلئے کوشش کی رہبری کرے۔

صدر بش کو ملک کے ووٹروں کی طرف بھی دیکھنا ہے کیونکہ ووٹروں میں یہ خدشات پیدا ہو گئے ہیں کہ عراق ایک دوسرا ویت نام بن سکتا ہے جس کیلئے امریکہ کو بھاری قیمت چکانا پڑی تھی۔ اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ عراق میں افغانستان یا صومالیہ جیسے حالات ہو جائیں گے۔

اس وقت عراق کی صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف امریکی فوجیوں پر حملے ہو رہے ہیں دوسری طرف مسلح افراد ان عراقیوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں جنہیں امریکی انتظامیہ نے ملازم رکھا ہے اور تیسری طرف تخریب کار تیل پانی اور بجلی کی تنصیبات پر حملے کر رہے ہیں۔ لندن کے رائل یونائیٹڈ سروسز انسٹی ٹیوٹ کے مصطفےٰ الانی کا کہنا ہے کہ امریکیوں کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان کا اعتبار ختم ہو گیا ہے کیونکہ امریکی فوجیں عراقیوں کو بنیادی ضرورتیں اور تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہو گئی ہیں۔

افغانستان میں گھات لگا کر کئے گئے حملوں میں 90 افراد ہلاک

برطانیہ سے آزادی حاصل ہونے کی 84 ویں سالگرہ منانے کے لئے سینکڑوں افغان باشندے گزشتہ روز مقامی سٹیڈیم میں منعقد ایک تقریب میں شریک ہوئے لیکن ملک میں بڑھتے ہوئے عدم استحکام اور تشدد کی وارداتیں ان کیلئے باعث تشویش ہے۔ پچھلے ایک ہفتے کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں گھات لگا کر کئے گئے حملوں اور قبائلی تصادم میں کم از کم 90 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یوم آزادی کی تقریب میں سینکڑوں افغان باشندے جن میں داڑھی اور پگڑی والوں کی بڑی تعداد شامل تھی سٹیڈیم میں موجود تھے۔ سٹیڈیم میں خواتین کیلئے الگ جگہ تھی جہاں برقع پوش خواتین اور بہترین کپڑوں میں ملبوس لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ طالبان کے باقی ماندہ لوگ اب افغانستان میں دن بدن سرگرم ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ افغان پاک سرحد کے نزدیک حملے کر رہے ہیں تقریباً 200 طالبان لڑاکوؤں نے ملک کے مشرقی علاقے میں افغان ضلعی دفاتر پر حملہ کر دیا اس کے علاوہ لوگر صوبہ میں کئے گئے حملے میں ۱۰ پولیس والے مارے گئے۔

یورپ میں لُو کے قہر نے لی 12 ہزار جانیں

پورا یورپ اس وقت سخت لُو کی زد میں ہے۔ اور ایسا مانا جا رہا ہے کہ اکیلے فرانس میں قریباً 10 ہزار لوگ مارے گئے ہیں۔ جبکہ باقی یورپ میں دو ہزار لوگوں کی جانیں گئی ہیں۔

اٹلی نے سخت گرمی سے ہوئی اموات کا ذکر کرنے سے انکار کر دیا تھا لیکن اس معاملے کو لیکر اٹھے غصہ کو قابو کرنے کیلئے اٹلی مرنے والوں کی تعداد کا پتہ لگانے کیلئے تیار ہو گیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے یورپ کے 18 ممالک میں لُو کی وجہ سے ہوئی اموات کا اندازہ لگایا ہے جس کے مطابق پرتگال میں لُو کی چپیٹ سے 1300 لوگ مارے گئے جبکہ نیدرلینڈ میں 500 سے 1000 لوگوں کے مرنے کی بات کہی گئی ہے اٹلی کے اعلیٰ افسران نے گزشتہ سال کی نسبت امسال اگست میں بھاری تعداد میں مارے جانے والے لوگوں کی خبر دی۔ اٹلی کی وزارتِ صحت نے شروع میں اس بات پر زور دیا کہ بیماری کی وجہ سے اور لُو کی وجہ سے مرنے والوں کی صحیح تعداد بتانا مشکل امر ہے لیکن اخبارات میں شائع خبروں کے مطابق پھیلے غصہ کو دبانے کیلئے اسنے جانچ کا وعدہ کیا ہے۔

اٹلی میں لُو کی وجہ سے ہوئی اموات کی جانچ کر رہے دوناتو گریکو نے کہا کہ ان کی ٹیم فرانسیسی طریق سے جانچ کرے گی۔ (بشکریہ دینک جاگرن۔ مرسلہ کرشن احمد قادیان نمائندہ دینک جاگرن)

امریکہ میں دل کی شریانوں سے کولیسٹرول دور کرنے کیلئے نئی دوا تیار

امریکی محققین نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے چربی یعنی کولیسٹرول کی وجہ سے بند ہونے والی رگوں کو صاف کرنے کا ایک اہم طریقہ بنایا ہے جس سے ہارٹ اٹیک اور فالج کو روکنے اور ان کا علاج کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ چالیس سال پہلے اس قسم کی کچھ دوائیاں تیار کی گئی تھیں لیکن بعد میں ان کو ترک کر دیا گیا تھا لیکن ان دواؤں کو نئے طریقے سے تیار کر کے رگوں کی رکاوٹوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ جب کسی شخص کے خون میں کولیسٹرول بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کا مقابلہ کرنے والے سیل چکنائی والے ٹکڑوں کو رگوں کی دیواروں سے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر چربی کے یہ ٹکڑے بڑے ہوں تو وہ اپنی جگہ جمے رہتے ہیں اور ان کو نکالنے والے سیل ختم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ سیل رگوں اور شریانوں کو مزید سخت بنا دیتے ہیں اور رگیں بند رہنے لگتی ہیں۔

نیویارک میں کولمبیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر ایراتبس اور ان کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ نئے طریقے کار سے اس صورتحال کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی دوا سے وہ دفاع کرنے والے سیلوں کو مرنے نہیں دیتے اور اس طرح کولیسٹرول کو باہر نکالنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

افغانستان میں افیون کی پیداوار میں بھاری اضافہ ہو گیا
یہاں سے منشیات یورپ اور روس جاتی ہیں

امریکہ کے وزیر دفاع ڈونالڈ رمسفیلڈ نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ جنگ کے بعد افغانستان میں افیم کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ سے نمٹنے کیلئے امریکی قابض فوجیوں کے پاس کوئی موثر حکمت عملی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ مارکیٹ میں مانگ اور سپلائی سے جڑا ہوا ہے۔ اس وقت افیم افغانستان کی مجموعی معیشت کا تیسرا حصہ ہے۔ گزشتہ سال افیم کی پیداوار تین ہزار چار سو ٹن ہوئی تھی جس کی کل قیمت ایک ارب بیس کروڑ ڈالر تھی

اکنامسٹ نے لکھا تھا کہ افغانستان میں منشیات کے خلاف کام کرنے والے محکمہ کو فنڈ برطانوی حکومت دیتی ہے اس کے پاس صرف 28 افراد کا عملہ ہے اور چند گاڑیاں ہیں جو مختلف صوبوں میں طاقتور منشیات کا کام کرنے والے سوداگروں کا مقابلہ کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ لوگ نہ صرف حکومت بلکہ معیشت کو بھی تباہ کرتے ہیں۔ رمسفیلڈ نے کہا افغانستان سے منشیات یوروپ اور روس جاتی ہیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol. 52 Tuesday 2 September 2003 Issue No 35

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

(حضرت) مرزا طاہر احمد میرے اور میرے اہل و عیال کیلئے ایک باپ کی حیثیت رکھتے تھے

میں ساتھ ہی خلیفہ (حضرت) مرزا مسرور احمد کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں

”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ ہمارے دور کا اہم ترین پیغام ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 27-26-25 جولائی 2003 کے موقعہ پر عزت مآب ٹونی کال مین ممبر پارلیمنٹ برطانیہ کی تقریر

آپ نے مجھے ایک مرتبہ پھر حاضرین جلسہ سے خطاب کرنے کی دعوت دیکر میری عزت افزائی فرمائی ہے میں 1990 سے اس جلسہ میں شرکت کر رہا ہوں۔

جیسا کہ مکرم رفیق حیات صاحب نے بیان کیا مجھے Merton Council کے قائد کی حیثیت سے مسجد مارڈن کی منصوبہ بندی کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے میں بہت خوشی محسوس ہوئی میں 1997 سے برطانیہ اور پوری دنیا میں پٹنی کے احمدیوں کی نمائندگی کرتا آرہا ہوں۔

آج میری ساٹھویں سالگرہ ہے لہٰذا میں آپ لوگوں کے درمیان مختصر وقت کیلئے ہی موجود رہوں گا۔ میرے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں آج دوپہر ومبلڈن پارک میں میری سالگرہ کی تقریب منانے کیلئے جمع ہو رہے ہیں اور برطانیہ کے مختلف حصوں نیز بیرون سے بھی مہمانان آرہے ہیں بایں وجہ میں آپ کے درمیان اتنا وقت نہیں گزار سکوں گا جتنا کہ میں عام طور پر گزارتا ہوں۔ آپ میں سے بہت سے احباب کئی سال سے میرے اہل عیال سے واقف ہیں مجھے یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ میرے بچے جب پہلی مرتبہ یہاں آئے تھے تو بالکل چھوٹے تھے اور اسوقت میرے چھوٹے بچے نو اور گیارہ سال کے ہو چکے ہیں۔ اس سے آپ کو بھی اس عرصہ میں ہونے والی تبدیلیوں کا پتہ چلتا ہے۔

یہ سال جیسا کہ محترمہ Sue Donghty صاحبہ نے فرمایا ہم سب کیلئے بڑا ہی تکلیف دہ رہا ہے میرے لئے سب سے افسوسناک امر یہ تھا کہ جب میں آخری بار ٹلفورڈ (حضرت) مرزا طاہر احمد (صاحب) کے جنازہ میں شرکت کیلئے گئے تھا۔ میرے اور میرے اہل و عیال کیلئے وہ ایک باپ کی حیثیت رکھتے تھے اور وہ جماعت کے تمام افراد کیلئے باپ کا درجہ رکھتے تھے اور ہم سب کو آئندہ کئی سالوں تک ان کی کمی محسوس ہوتی رہے گی۔ لیکن میں ساتھ ہی خلیفہ (حضرت) مرزا مسرور احمد صاحب کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں جو دوپہر ۱۲ بجے کے بعد ہم سے خطاب فرمائیں گے۔

دوسرا افسوناک واقعہ عراق کی جنگ کا ہے جس کا ذکر محترمہ Sue Donghty صاحبہ نے بھی کیا۔ اس معاملہ میں میں نے حکومت کی حمایت نہیں کی اور میری رائے یہی تھی کہ اگلا قدم اُٹھانے سے قبل اقوام متحدہ کا دوسرا فیصلہ کروانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ سانحہ ہو گیا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عراق کی تعمیر نو میں ہم آگے بڑھیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ دنیا کے ممالک ایسے مسائل پر جن کا حل صرف اقوام متحدہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے متفق الرائے ہو جائیں۔ مجھے اس بات کی خاص طور پر خوشی ہے کہ امریکہ کے لوگوں نے عراق کے بارہ میں اختلاف رائے رکھنے والوں کی طرف توجہ دی اور لائبیریا کے مسئلہ کے حل کیلئے دوسرے امکانات پر بھی غور کیا ہے۔

مجھے افریقہ میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے اور مجھے امید ہے کہ گزشتہ سال افریقہ میں جو بہت سی جنگیں شروع ہوئی تھیں وہ جلد ختم ہو جائیں گی اور اس طرح مغربی وسطی افریقہ۔ سوڈان گیمبیا اور بہت سے دوسرے ممالک کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں میں نے پٹنی میں ایک لمبا عرصہ گزارا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جیسا کہ رفیق حیات صاحب نے فرمایا میں دنیا کے مختلف ممالک کے دورہ جات کے دوران وہاں کی احمدیہ جماعت میں بھی جاتا ہوں اور احمدیوں کے نقطہ نظر سے اُن کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ انگولا Angola میں دو لاکھ پناہ گزینوں کو 27 سالہ خانہ جنگی کے بعد اپنے اپنے گھر واپس بھجوانے میں کامیابی حاصل ہوئی اسی طرح مجھے امید ہے دیگر بہت سے ممالک میں بھی ایسی ہی کامیابی ملے گی۔

آئندہ خزاں کے موسم میں میں پاکستان جانے والا ہوں۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ میں سے بہت سے لوگوں کو ویزا حاصل کرنے میں جو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہیں دور کیا جاسکے۔

اسی طرح میں فلسطین اور اسرائیل بھی جانے والا ہوں۔ میرے خیال میں یہ امر بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ مشرق وسطی کا کوئی ایسا راستہ نکالا جائے جس کے نتیجہ میں تمام مسائل حل ہو جائیں اور یروشلم تمام مذاہب کی مشترکہ جگہ ہو اور اس طرح مشرق وسطی میں دائمی اور انصاف پر مبنی امن قائم ہو سکے۔

گزشتہ ہفتہ میں ولسن پارک Syssex میں دولت مشترکہ اور وزارت خارجہ کے دفتر کے خصوصی کانفرنس سنٹر گیا تھا جہاں افریقہ میں انتخابات اور اُن کی جواب دہی کے موضوع پر بحث ہوئی۔ ایسا یوروپ یا ایشیا میں بھی ہو سکتا ہے۔ ایک بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ یہ تھی کہ افریقہ کے تیس ممالک سے جو نمائندگان آئے تھے اُن سب نے احمدیوں کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ تمام احمدی ایک ہی Electoral Register میں ہیں اور وہ سب لوگ ووٹ ڈالتے ہیں اور انتخابات میں ان کے مرد اور عورتیں بھی بطور نمائندہ انتخاب لڑتی ہیں۔ لہٰذا بہت ضروری ہے کہ مقامی اور ملکی سطح پر حکومت میں احمدی نمائندے ہوں جو باہمی رواداری کی آواز کو آگے بڑھائیں۔ جیسا کہ محترمہ Sne Doughty صاحبہ اور Farnham کے میئر صاحب نے فرمایا ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ ہمارے دور کا اہم ترین پیغام ہے۔

آج بھی میں آپ کیلئے حسب سابق وزیر اعظم کا پیغام لایا ہوں اس سال ایک مزید پیغام بھی ہے جو Forna Mactaggart کی طرف سے ہے آپ میں سے چند احباب شاید انہیں جانتے ہوں وہ Wanisworth Council میں حزب مخالف کی لیڈر رہ چکی ہیں دو ماہ قبل دفتر وزارت خارجہ میں اُن کا بطور وزیر تقرر ہوا ہے انہوں نے خاص طور پر کہا ہے کہ اُن کا پیغام آج پڑھا جائے

اب مجھے جلد واپس گھر جانا ہے اللہ کرے یہ جلسہ کامیاب ہو اور آپ سب اسکی برکات سے متمتع ہوں۔ آمین۔

☆ ☆

بقیہ صفحہ: (2)

اظہار کرتے۔ اور آپ نہایت شفقت سے ہر ایک کی دلداری فرماتے ہر ایک کا حال احوال دریافت کرتے بلکہ بعض احباب نے خاکسار کو یہاں تک بتایا کہ حضرت میاں صاحب کو تو ہم سے بھی زیادہ ہمارے رشتہ داروں اور عزیزوں کے بارے میں علم ہے آپ سے احباب کی یہ دلی محبت ایک طرف تو اس وجہ سے ہے کہ آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پوتے ہیں دوسرے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ واحد فرد ہیں جو قادیان میں بحیثیت درویش مقیم ہیں اور دینی خدمات میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے۔ آئندہ گفتگو میں انشاءاللہ تعالیٰ انگلینڈ کی سیر کے متعلق کسی قدر روشنی ڈالوں گا۔ (باقی)

منیر احمد خادم